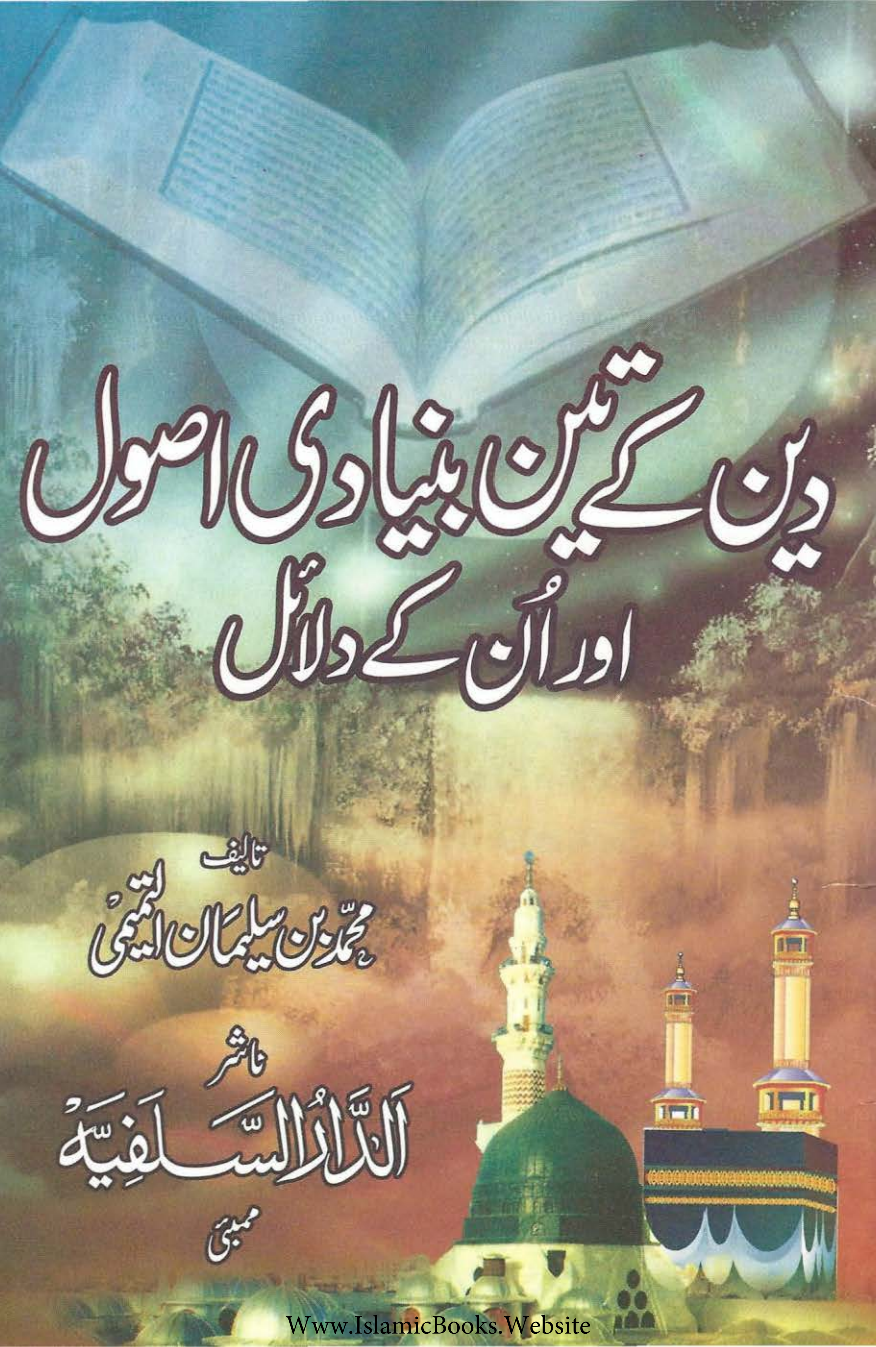

دین کے تین بنیادی اصول
اور اُن کے دلائل

تالیف
محمد بن سلیمان التمیمی

ناشر
الدار السلفیہ
ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

دین کے تین بنیادی اصول

اوران کے دلائل، قواعد اربعہ، نماز کی شرطیں

تالیف

محمد بن سلیمان التمیمی

ناشر

الدار السلفیہ، ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السّلفیہ نمبر ۱۲۲

نام کتاب	: دین کے تین بنیادی اصول
مؤلف	: محمد بن سلیمان التمیمی
تصحیح وتقدیم	: مولانا مختار احمد ندوی
طابع	: اکرم مختار
ناشر	: الدار السّلفیہ ممبئی-۸
تعداد اشاعت (بارسوم)	: ایک ہزار
تاریخ اشاعت	: جولائی ۲۰۰۲ء
قیمت	: ۱۵ روپئے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار ممبئی-۳

فون: ۳۴۵۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	عرضِ ناشر	۴
۲	ایسے چار مسائل جن کا سیکھنا واجب ہے	۵
۳	ایسے تین مسائل جن کا سیکھنا واجب ہے	۵
۴	وہ چار اصول جو مسلمان مرد و عورت پر واجب ہیں	۸
۵	پہلا اصل : رب کی معرفت	۸
۶	دوسرا اصل : دین اسلام کی معرفت	۱۳
۷	تیسرا اصل : نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت	۲۰
۸	قواعدِ اربعہ	۲۶
۹	پہلا قاعدہ	۲۷
۱۰	دوسرا قاعدہ	۲۷
۱۱	تیسرا قاعدہ	۲۹
۱۲	چوتھا قاعدہ	۳۱
۱۳	نماز کی شرطیں	۳۲
۱۴	وضوء کے فرائض	۳۳
۱۵	نواقضِ وضوء	۳۴
۱۶	نماز کے ارکان	۳۷

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اسلام کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ایک مستحکم بنیاد پر قائم ہے اور وہ زمانے، موسم اور حالات کی تبدیلی سے متاثر نہیں ہوتا۔ اس کی بنیاد اللہ پر ایمان اور آخرت کے حساب و کتاب پر یقین، جنت کے شوق اور جہنم کے خوف، کتابِ الٰہی قرآن مجید اور شریعتِ محمدیہ کی حقانیت پر ایمان اور عمل پر قائم ہے۔ ان سارے حقائق کو تاریخِ اسلام کے نامور مجدد شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التمیمی نے نہایت آسان دلنشیں اور انتہائی محکم انداز اور قرآن و احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعے سے ہر شخص پختہ موحّد، متبع سنت اور سنتِ نبویہ کے مطابق نماز کا پابند ہو جائے گا۔ الدار السلفیہ کے ترجمہ اور حسنِ طباعت سے یہ کتاب عوام و خواص کے سامنے برائے تعلیم و تربیت پیش کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف، مترجم اور ناشرین و تقسیم کرنے والوں کو بیش از بیش جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

مختار احمد ندوی

مدیر الدار السلفیہ

یکم شعبان المعظم ۱۴۱۶ھ

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ چار مسائل کا سیکھنا ہم پر واجب ہے۔ یہ حسب ذیل ہیں:
(۱) علم، علم سے مراد اللہ تعالیٰ کی معرفت، اس کے نبی کی معرفت اور دلائل کے ساتھ دینِ اسلام کی معرفت (۲) اس علم کے مطابق عمل (۳) اس کی دعوت و تبلیغ (۴) اس راہ میں آنے والے مصائب پر صبر۔

اس بات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

والعصر. إن الانسان لفی خسر إلا الذین آمنوا وعملوا الصّالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر (سورۃ العصر ۱-۳)

عصر کی قسم کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق (بات) کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے۔

امام شافعیؒ نے فرمایا:

لوما انزل اللہ حجۃ علی خلقہ إلا ھذہ السورۃ لکفتھم

اگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر حجت قائم کرنے کے لیے صرف یہی سورہ نازل فرماتا تو یہ سب کو کافی ہو جاتی۔

اور امام بخاریؒ نے فرمایا:

(باب) العلم قبل القول والعمل والدلیل قولہ تعالیٰ " فاعلم أنہ لا إلہ الا اللہ واستغفر لذنبك (سورۃ محمد/۱۹)

علم کا حصول، قول و عمل اور دلیل سے پہلے ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جان رکھو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو"

اس بات کو دھیان میں رکھیں کہ ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر حسب ذیل تین مسائل کا سیکھنا

Www.IslamicBooks.Website

اور ان پر عمل کرنا واجب ہے:

۱) بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا فرمایا، وہی ہمیں رزق دیتا ہے اور اس نے ہمیں نظر انداز کر کے نہیں چھوڑا بلکہ ہمارے پاس ایک رسول کو بھیجا لہذا جو اس کی اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

إنا أرسلنا إليكم رسولاً شاهداً عليكم كما أرسلنا إلى فرعون رسولاً فعصى فرعون الرسول فأخذناه أخذاً وبيلاً۔ (سورۃ المزمل ۱۵-۱۶)

(اے اہل مکہ) جس طرح ہم نے فرعون کے پاس (موسیٰ کو) پیغمبر (بنا کر بھیجا تھا (اسی طرح) تمہارے پاس (محمد) رسول بھیجے ہیں، جو تمھارے مقابلے میں گواہ ہوں گے۔ سو فرعون نے (ہمارے) پیغمبر کا کہا نہ مانا تو ہم نے اس کو بڑے وبال میں پکڑ لیا۔

۲) بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں فرماتا کہ اس کی عبادت میں کسی اور کو شریک کیا جائے، چاہے وہ مقرّب فرشتہ یا نبیٔ مرسل کیوں نہ ہو۔

اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحداً۔ (سورۃ الجن، ۱۸)

اور یہ کہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

۳) جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لایا اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ اُن لوگوں سے دوستانہ تعلقات رکھے جو اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ہیں چاہے وہ اس کے قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

لا تجد قوماً يؤمنون بالله و اليوم الآخر يوادون من حاد الله

جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے

Www.IslamicBooks.Website

ورسوله ولو كانوا آباءهم أو أبناءهم أو إخوانهم أو عشيرتهم أولٰئك كتب في قلوبهم الإيمان وأيدهم بروح منه ويدخلهم جنات تجري من تحتها الأنهار خالدين فيها رضي الله عنهم ورضوا عنه أولٰئك حزب الله ألا إن حزب الله هم المفلحون۔

(سورۃ المجادلۃ ۲۲)

دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان تحریر کردیا ہے اور فیضِ غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سُن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔

معلوم ہو کہ حنیفیت یعنی ملت ابراہیمی یہ ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ واحد کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کو اسی کا حکم دیا ہے اور اسی کے لیے ان کو پیدا فرمایا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون (سورۃ الذاریات ۵٦)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔

یہاں "لیعبدون" کے معنی ہیں وحدانیت کا اقرار کرنا، سب سے بڑی چیز جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ ہے توحید، یعنی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور سب سے بڑی چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے وہ ہے شرک، شرک کے معنی ہیں اس کے ساتھ کسی اور کو پکارنا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئًا (سورۃ النساء ۳٦)

اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ۔

اگر تم سے کہا جائے کہ وہ اصولِ ثلاثہ (تین اصول) کیا ہیں جن کا جاننا انسان کیلیے ضروری ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

توکہو: بندہ کا اپنے رب کو جاننا، اس کے دین کو جاننا اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جاننا۔

اصلِ اول: رب کی معرفت:

اگر تم سے کہا جائے کہ: تمہارا رب کون ہے؟ تو کہو میرا رب اللہ ہے۔ جس نے مجھے اور تمام کائنات کو اپنی نعمتوں سے پالا ہے۔ وہ میرا معبود ہے اس کے علاوہ میرا کوئی معبود نہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

. الحمد للہ رب العالمین (سورۃ الفاتحۃ / ۲)

سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے سوا جو کچھ بھی ہے سب کا شمار "عالم" میں ہوتا ہے اور میں بھی اس عالم کا ایک جزء ہوں۔

اگر تم سے کہا جائے کہ اپنے رب کو تم نے کیسے پہچانا؟ تو کہو! اس کی آیات (نشانیاں) اور مخلوقات کے ذریعے، اس کی آیات میں سے رات و دن بھی ہیں اور سورج و چاند بھی اور اس کی مخلوقات میں سے ساتوں آسمان بھی ہیں اور ساتوں زمین بھی اور وہ بھی جو ان دونوں کے اندر اور ان دونوں کے درمیان ہیں۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔

ومن آیاته اللیل والنهار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقهن إن کنتم ایاه تعبدون (فصلت ۳۷)

اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں، تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے۔

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت

کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار اللہ ہی ہے

Www.IslamicBooks.Website

والارض فی ستۃ أیام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثًا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ ألا لہ الخلق والأمر تبارك الله رب العالمین
(سورۃ الاعراف ۵۴)

جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے اور اسی نے سورج اور چاند اور ستاروں کو پیدا کیا، سب اسی کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے)۔

اور رب سے مراد یہاں معبود ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

یا أیھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون، الذی جعل لکم الارض فراشًا والسماء بناءً وأنزل من السماء ماءً فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ أندادًا وانتم تعلمون۔
(سورۃ البقرۃ ۲۱-۲۲)

لوگو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم (اس کے عذاب سے) بچو جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کیے پس کسی کو خدا کا ہمسر نہ بناؤ اور تم جانتے تو ہو۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

الخالق لھذہ الاشیاء ھو المستحق للعبادۃ۔

ان چیزوں کا پیدا کرنے والا ہی عبادت کا مستحق ہے۔

اور عبادت کے وہ تمام انواع و اقسام جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یہ ہیں: اسلام، ایمان، احسان، دعا، خوف، رجاء، توکل، رغبت، رہبت، خشوع، خشیت، انابت، استعانت،

Www.IslamicBooks.Website

استعاذہ، استغاثہ، قربانی اور نذر وغیرہ عبادت کی ان تمام قسموں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔
اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وأن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحداً (سورۃ الجن ۱۸)

اور یہ کہ مسجدیں (خاص) اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

لہٰذا جو کوئی ان عبادتوں میں سے کسی عبادت کو غیر اللہ کی طرف پھیرے گا (یا غیر اللہ کے لیے بجالائے گا) وہ مشرک وکافر ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

ومن یدع مع الله إلها آخر لا برهان له به فإنما حسابه عند ربه إنه لا یفلح الکافرون (المومنون ۱۱۷)

اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتا ہے جس کی اس کے پاس کچھ سند نہیں تو اس کا حساب اللہ ہی کے ہاں ہوگا کچھ شک نہیں کہ کافر رستگاری نہیں پائیں گے۔

اور ایک حدیث شریف کے الفاظ ہیں الدعاء مخ العبادۃ (دعا ہی اصل عبادت ہے)
اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم إن الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین (غافر ۶۰)

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہ تکبر کنیاتے ہیں عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

اور خوف کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

ولا تخافوهم وخافون إن کنتم مومنین (آل عمران ۱۷۵)

اگر تم مومن ہو تو ان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا۔

اور رجاء کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

Www.IslamicBooks.Website

فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك بعبادة ربه أحداً (الکہف۔ ۱۱۰)

تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے چاہیے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے۔

اور توکل کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

وعلى الله فتوکلوا إن کنتم مومنین (المائدہ ۲۳)

اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو بشرطیکہ صاحب ایمان ہو۔

اور ایک آیت کریمہ ہے:

ومن یتوکل علی الله فهو حسبه (الطلاق ۳)

اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔

اور رغبت و رہبت اور خشوع کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

انهم کانوا یسارعون فی الخیرات ویدعوننا رغباً ورهباً وکانوا لنا خاشعین (الانبیاء ۹۰)

یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید اور خوف سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے۔

اور خشیت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فلا تخشوهم واخشون (البقرۃ ۱۵۰)

سو ان سے مت ڈرنا اور مجھی سے ڈرتے رہنا۔

اور انابت کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

وأنیبوا إلی ربکم واسلموا له۔ (الزمر ۵۴)

اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کے فرماں بردار ہو جاؤ۔

Www.IslamicBooks.Website

اور استعانت کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے،

ایاك نعبد وایاك نستعین۔ (الفاتحة ۵)

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اور ایک حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

اذا استعنت فاستعن باللہ۔

جب تم مدد مانگو تو اللہ ہی سے مدد مانگو۔

اور تعوذ کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

قل اعوذ برب الناس (الناس ۱)

اور کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور استغاثہ کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

إذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم (الانفال ۹)

جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کرلی۔

اور قربانی کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے۔

قل إن صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریك له وبذلك امرت وأنا اول المسلمین۔ (الانعام ۱۶۳، ۱۶۴)

(یہ بھی) کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرماں بردار ہوں۔

اور حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو اس پر جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور نذر کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا۔ (الانسان ۷)

یہ لوگ نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے جس کی سختی پھیل رہی ہوگی، خوف رکھتے ہیں۔

الاصل الثانی۔ اصل دوم

معرفۃ دین الاسلام بالادلۃ۔ دلائل کے ذریعے دینِ اسلام کی معرفت

دینِ اسلام سے واقفیت کا مطلب توحید کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اور طاعت کے ذریعے اس کی فرماں برداری کرنا اور شرک اور اہلِ شرک سے براءت کا اظہار کرنا،

اس کے تین مراتب ہیں: ۱) اسلام (۲) ایمان اور (۳) احسان

اور ان میں سے ہر ایک کے کچھ ارکان ہیں:

پہلا مرتبہ:

اسلام کے ارکان پانچ ہیں: شہادت لا إلہ إلا اللہ وأن محمدًا رسول اللہ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان شریف کے روزے رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

شہادت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

شهد الله أنه لا إله إلا هو والملائكة وأولوا العلم قائما

اللہ تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور

Www.IslamicBooks.Website

بالقسط لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم۔

(آل عمران ۱۸)

علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی (گواہی دیتے ہیں کہ) اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

اس کا مطلب ہے کہ سوائے اللہ واحد کے کوئی معبود نہیں،" لا الٰہ" سے تمام پوجے جانے والے غیر اللہ کی نفی ہو جاتی ہے۔ اور" الا اللہ" سے اللہ واحد کی عبادت کا اثبات ہوتا ہے جس کی عبادت میں کوئی شریک نہیں، جیسا کہ اس کے ملک میں کوئی شریک نہیں۔

اس کی مزید توضیح اس آیتِ کریمہ سے ہو جاتی ہے:

وإذ قال ابراھیم لأبیہ وقومہ إننی براء مما تعبدون الا الذی فطرنی فانہ سیھدین وجعلھا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ لعلھم یرجعون۔

(الزخرف ۲۶-۲۸)

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں۔ ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا وہی مجھے سیدھا رستہ دکھائے گا اور یہی بات اپنی اولاد میں پیچھے چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں۔

اور ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قل یا أھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم ألا نعبد إلا اللہ ولا نشرک بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا

اور کہہ دو اے اہلِ کتاب جو بات ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی) ہے اس کی طرف آؤ، وہ یہ کہ اللہ کے سوا ہم کسی کی عبادت نہ کریں، اور اس

Www.IslamicBooks.Website

بعضاً أرباباً من دون الله فإن تولوا فقولوا اشهدوا بأنا مسلمون۔

(آل عمران ۶۴)

کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کارساز نہ سمجھے، اگر یہ لوگ (اس بات کو) نہ مانیں تو (ان سے) کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم (اللہ کے) فرمانبردار ہیں۔

اور شہادت أن محمداً رسول اللہ کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

لقد جاءکم رسول من أنفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤوف رحیم۔

(التوبة ۱۲۸)

(لوگو) تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک پیغمبرؐ آئے ہیں، تمہاری تکلیف ان کو گراں معلوم ہوتی ہے اور تمہاری بھلائی کے بہت خواہشمند ہیں (اور) مومنوں پر نہایت شفقت کرنے والے (اور) مہربان ہیں

اور شہادت أن محمداً رسول اللہ کا مطلب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا اس کی اطاعت کی جائے اور آپؐ نے جس چیز کی خبر دی ہے اس کی تصدیق کی جائے اور جن چیزوں سے روکا ہے اور منع فرمایا ہے ان سے اجتناب برتا جائے، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طریقہ پر کی جائے جو طریقہ مشروع ہے۔

اور نماز۔ زکوٰۃ اور توحید کی تفسیر کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے۔

وما أمروا إلا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وذلك دین القیمة

(البینه ۵)

اور ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں (اور) یکسو ہو کر اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور روزہ کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

یاایھاالذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

(البقرۃ ۱۸۳)

مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔

اور حج کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلاً و من کفر فان اللہ غنی عن العالمین۔

(آل عمران ۹۷)

اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔

مرتبہ ثانیہ:

ایمان:۔ ایمان کے ۷۰ سے زیادہ شعبے ہیں، سب سے بلند شعبہ ہے لاالہ الا اللہ، اور سب سے کمتر شعبہ ہے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے اور اس کے ارکان چھ ہیں:

(۱) اللہ پر ایمان (۲) اس کے فرشتوں پر ایمان (۳) (آسمانی) کتابوں پر ایمان (۴) اس کے رسولوں پر ایمان (۵) یوم آخرت پر ایمان اور (۶) تقدیر کے خیر و شر پر ایمان۔

اور ان چھ ارکان کی دلیل ہے اللہ تعالی کا یہ ارشاد گرامی:

لیس البران تولوا وجوھکم

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب (کو

Www.IslamicBooks.Website

قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملائكة والكتاب والنبيين (البقرة ۱۷۷)

قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو، بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔

اور تقدیر کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

إنا كل شيئ خلقناه بقدر (القمر ۴۹)

ہم نے ہر چیز اندازۂ مقررہ کے ساتھ پیدا کی ہے۔

تیسرا مرتبہ:

احسان :۔ احسان ایک ہی رکن پر مشتمل ہے اور وہ ہے:

أن تعبد الله كانك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك

اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے دیکھ نہیں رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اور اس کی دلیل ہے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی:

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (النحل ۱۲۸)

کچھ شک نہیں کہ جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکوکار ہیں اللہ ان کا مددگار ہے۔

اور ارشاد ہے:

توكل على العزيز الرحيم الذى يراك حين تقوم و تقلبك فى الساجدين، انه

اور (اللہ) غالب اور مہربان پر بھروسہ رکھو جو تم کو جب تم (تہجد) کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے اور نمازیوں میں تمہارے

Www.IslamicBooks.Website

هوالسميع العليم۔ (الشعراء، ۲۱۷-۲۲۰)

پھرنے کو بھی۔ بے شک وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

اور ارشاد ہے:

وماتکون فی شأنٍ وما تتلومنه من قرآن ولاتعملون من عملٍ الّاکنا علیکم شهودًا اذتفیضون فیه (یونس ۶۱)

اور تم جس حال میں ہوتے ہو یا قرآن میں سے کچھ پڑھتے ہو یا تم لوگ کوئی اور کام کرتے ہو، جب اس میں مصروف ہوتے ہو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔

اور سنتِ مطہرہ سے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو "حدیثِ جبریلؑ" کے نام سے مشہور ہے جس کے راوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ:

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نمودار ہوا، اس کے کپڑے بے حد سفید تھے اور بال بے حد کالے، اس پر سفر کا کوئی اثر نہیں تھا اور اسے ہم میں سے کوئی جانتا بھی نہیں تھا وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانو کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانو سے ملا دیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھ لیا اور کہا یا محمد مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا:

أن تشهد أن لا اله الا الله وأن محمدًا رسول الله وتقيم الصلاة وتوتي الزكوٰة و تصوم رمضان و تحج البيت إن استطعت اليه

اس کی گواہی دو کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر وہاں تک پہونچنے کی

Www.IslamicBooks.Website

سبیلاً۔ قدرت ہو۔

اس نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا، اس سے ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ خود ہی سوال بھی کر رہا ہے اور اس کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتلائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وبالقدر خيره وشره۔ — اور یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخرت اور تقدیر کے خیر و شر پر ایمان لاؤ۔

کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك — اللہ کی ایسی عبادت کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

کہا: مجھے ساعۃ (قیامت) کے بارے میں بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما المسئول عنها بأعلم من السائل! — جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

کہا: مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان — باندی اپنے آقا (عورت) کو جنے گی اور تم دیکھو گے ننگے بدن، دوسروں کے سہارے پلنے والے، بکری چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں بنائیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ چلا گیا پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر تم جانتے ہو سوال کرنے والا کون تھا؟ ہم نے کہا اللہ اور

Www.IslamicBooks.Website

اسکے رسول کو زیادہ معلوم فرمایا یہ جبریلؑ تھے تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔

الاصل الثالث - اصل سوم

معرفة نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم (تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت)

آپؐ محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں، ہاشم قریش میں سے تھے اور قریش عرب میں سے تھا اور عرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم الخلیل علیہ وعلی نبینا افضل الصلاۃ والسلام کی اولاد ہیں۔

آپؐ کی عمر مبارک ۶۳ سال تھی اس میں سے چالیس سال نبوت سے پہلے کے اور ۲۳ سال نبی اور رسول کی حالت میں۔

نبوت کا آغاز "اقراء" سے ہوا اور رسالت کی ابتداء "المدثر" سے۔ آپؐ کا شہر مکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شرک سے ڈرانے کے لیے مبعوث فرمایا، آپؐ نے توحید کی دعوت دی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔

یا أیھا المدثر، قم فأنذر، وربك فکبر، وثیابك فطھر، والرجز فاھجر، ولا تمنن تستکثر، ولربك فاصبر

(المدثر ۱-۷)

اے محمد، جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو اٹھو اور ہدایت کرو اور اپنے پروردگار کی بڑائی کرو اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو اور ناپاکی سے دور رہو اور (اس نیت سے) احسان نہ کرو کہ اس سے زیادہ کا طالب ہو اور اپنے پروردگار کے لیے صبر کرو۔

"قم فأنذر" کا مطلب ہے، آپ شرک سے ڈراتے ہیں اور توحید کی دعوت دیتے ہیں۔ "وربك فکبر" کا مطلب ہے، توحید کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو۔ "وثیابك فطھر" کا مطلب ہے، اپنے اعمال کو شرک سے پاک کرو۔ "والرجز فاھجر" کا مطلب ہے، بت یعنی بت اور اہل بت کو چھوڑو اور اس سے اپنی براءت کا اظہار کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

ان باتوں کو لیکر دس سال تک توحید کی دعوت دیتے رہے اور دس سال کے بعد معراج کا واقعہ پیش آیا، اور آپ پر پانچ وقت کی نمازیں فرض ہوئیں اور مکہ میں تین سال تک نماز ادا فرماتے رہے اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا۔

• اور ہجرت اس امت پر فرض ہے، دیارِ شرک سے دیارِ اسلام کی طرف۔ ہجرت کا حکم تاقیامت باقی رہے گا۔ اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

ان الذین توفاھم الملائکة ظالمی انفسھم قالوا فیم کنتم قالوا کنا مستضعفین فی الارض قالوا ألم تکن أرض الله واسعة فتھاجروا فیھا فاولئک مأواھم جھنم وساءت مصیرًا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان لا یستطیعون حیلة ولا یھتدون سبیلًا فاولئک عسی الله ان یعفو عنھم وکان الله عفوًا غفورًا (النساء ۹۷ - ۹۹)

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں جب فرشتے ان کی جان قبض کرنے آتے ہیں تو ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم ملک میں عاجز و ناتوان تھے فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کا ملک فراخ نہیں تھا کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ رستہ جانتے ہیں۔ قریب ہے کہ اللہ ایسوں کو معاف کردے اور اللہ معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

یاعبادی الذین آمنوا إن ارضی واسعة فایای فاعبدون (العنکبوت ۵۶)

اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے، تو میری ہی عبادت کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

امام بغویؒ فرماتے ہیں یہ آیتِ کریمہ ان مسلمانوں کے متعلق اتری ہے جو مکہ میں تھے اور ہجرت نہیں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کے نام سے پکارا۔

سنّتِ نبوی سے ہجرت کی دلیل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے:

لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها (أخرجه أحمد)

ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک کہ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھُلا رہے گا جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔

پھر جب مدینہ منورہ میں استقرار ہوگیا تو اسلام کے باقی شرائع کا حکم ہوا، جیسے زکوٰۃ، روزہ، حج، اذان، جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ انکی تکمیل میں کل دس سال لگے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور آپؐ کا دین باقی ہے۔

یہ آپؐ کا دین ہے، کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کی رہنمائی آپؐ نے اپنی امت کو نہ کی ہو اور کوئی ایسی بُرائی نہیں جس سے نہ ڈرایا ہو، خیر و بھلائی وہی ہے جس کی رہنمائی آپؐ نے کی جیسے توحید اور اللہ تعالیٰ کی تمام محبوب و پسندیدہ چیزیں اور برائی و شر وہی ہے جس سے آپ نے خبردار کیا ہے جیسے شرک اور اللہ تعالیٰ کی تمام ناپسندیدہ چیزیں، آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوعِ انسان کے لیے مبعوث فرمایا اور آپ کی طاعت فرض فرمایا تمام جن وانس پر۔ اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

قل يا ايها الناس إني رسول الله إليكم جميعًا (الاعراف ۱۵۸)

(اے محمد) کہدو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں۔

اور آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو مکمل فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم

آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور

Www.IslamicBooks.Website

الاسلام دینًا۔ (المائدہ ۳) اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

آپ کے وصال کی دلیل قرآن شریف کی یہ آیتِ کریمہ ہے:

إنك ميّت وإنهم ميتون ثم إنكم يوم القيامة عند ربكم تختصمون (الزمر ۳۰-۳۱)

(اے پیغمبر) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے، پھر تم قیامت کے دن اپنے پروردگار کے سامنے جھگڑو گے اور جھگڑا فیصل کر دیا جائے گا۔

اور لوگ جب مرجائیں گے تو پھر اٹھائے جائیں گے اس کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارةً أخرى (طه ۵۵)

اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

والله أنبتكم من الأرض نباتًا ثم يعيدكم فيها ويخرجكم اخراجًا (النوح ۱۷-۱۸)

اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا پھر اسی میں تمہیں لوٹا دے گا اور (اسی سے) تم کو نکال کر کھڑا کرے گا۔

اور بعث (دوبارہ اٹھائے جانا) کے بعد سب کا حساب ہوگا اور اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزاء وسزا کے مستحق ہوں گے۔ اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

ولله ما في السموات وما في الأرض ليجزي الذين أساءوا بما عملوا ويجزي الذين أحسنوا بالحسنى

اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اس لیے (پیدا کیا ہے) کہ جن لوگوں نے برے کام کیے ان کو ان کے اعمال (برا) بدلہ دے اور جنھوں نے نیکیاں کیں

Www.IslamicBooks.Website

(النجم ۳۱) — ان کو نیک بدلہ دے۔

اور ایک دلیل اس آیت کریمہ میں ہے:

زعم الذين كفروا أن لن يبعثوا قل بلى وربي لتبعثن ثم لتنبؤن بما عملتم وذلك على الله يسير

(التغابن ۷)

جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے، کہدو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ (بات) اللہ کو آسان ہے۔

اور ایک آیتِ کریمہ ہے:

رسلا مبشرين ومنذرين لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

(النساء ۱۶۵)

(سب) پیغمبروں کو (اللہ) نے خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے (بنا کر بھیجا تھا) تاکہ پیغمبروں کے آنے کے بعد لوگوں کو اللہ پر الزام کا موقع نہ رہے۔

انبیاء کرام میں سب سے پہلا نبی حضرت نوح علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی اولیت کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے

إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى نوح والنبيين من بعده

(النساء ۱۶۳)

(اے محمد) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح ؑ اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی۔

اور ہر وہ امت جس کے پاس اللہ تعالیٰ نے رسول بھیجا حضرت نوح ؑ سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک، انھوں نے اللہ واحد کی عبادت کی دعوت دی اور طاغوت کی عبادت سے منع کیا، اس کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

Www.IslamicBooks.Website

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولاً أن اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ۳۶)

اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔

اور اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں پر یہ فرض کیا کہ طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے۔ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں:

طاغوت کے معنی ہیں ہر وہ چیز جس سے بندہ اپنی حد کو تجاوز کر جائے، چاہے وہ معبود سے متعلق ہو یا متبوع سے یا مطاع سے، طاغوت کے بہت سارے اقسام ہیں۔ اس کی بڑی قسمیں پانچ ہیں۔

ابلیس (لعنۃ اللہ علیہ) اور ہر وہ شخص جس کی عبادت کی جائے اور وہ اس عبادت سے خوش ہو، اور وہ شخص جو اپنی عبادت کی طرف بلائے، اور وہ شخص جو علم غیب کا دعویٰ کرے اور وہ حاکم جو اللہ کی نازل کی ہوئی شریعت کو چھوڑ کر کسی دوسری شریعت پر فیصلہ کرے۔

اس کی دلیل یہ آیت کریمہ ہے:

لا إکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ سمیع علیم (البقرۃ ۲۵۶)

دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف) طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ (سب کچھ) سنتا اور جانتا ہے

لا الٰہ الا اللہ کا یہی معنی و مفہوم ہے اور ایک حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

"راس الأمر الاسلام وعمودہ الصلاۃ وذروۃ سنامہ الجہاد فی سبیل اللہ" (واللہ اعلم)

اصل معاملہ اسلام ہے اور اس کے ستون نماز اور آخری بلندی جہاد فی سبیل اللہ۔ (تمت اصول الثلاثہ)

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قواعد اربعہ

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمہیں دنیا و آخرت میں اپنا بنائے اور تم جہاں کہیں بھی ہو تم کو مبارک بنائے اور تم کو ان لوگوں میں سے بنائے جن کو جب کوئی نعمت دی جاتی ہے تو شکر کرتے ہیں، آزمائے جاتے ہیں تو صبر کرتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں، بے شک یہ تینوں چیزیں شرف و سعادت کی نشانی ہے۔

معلوم ہو کہ حنیفیت یعنی ملتِ ابراہیمی یہ ہے کہ پورے اخلاص کے ساتھ اللہ واحد کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وماخلقت الجن والانس إلا ليعبدون (الذاريات ۵٦)

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسلیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔

اور جب تم جان گئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تو یہ بھی جان لو کہ عبادت اس وقت تک عبادت نہیں کہلاتی جب تک اس کے ساتھ توحید نہ ہو، جیسا کہ نماز اس وقت تک نماز نہیں کہلاتی جب تک کہ اس کے ساتھ طہارت (پاکی) نہ ہو اور جب عبادت میں شرک داخل ہو جائے تو جان لو وہ فاسد ہو گئی۔ جیسا کہ طہارت میں اگر حدث ہو جائے تو طہارت باقی نہیں رہتی اور عمل باطل ہو جاتا ہے اور اس سے آدمی ہمیشہ کا جہنمی بن جاتا ہے، لہذا تم کو معلوم ہو گیا اس حقیقت کو سمجھنا تمہارے لیے بہت اہم اور ضروری ہے شاید کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس جال سے نجات دے اور یہ جال شرک کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں فرماتا ہے:

إن الله لا يغفر أن يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء

اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور

Www.IslamicBooks.Website

گناہ جس کو چاہے معاف کردے۔ (النساء ۴۸)

چار قواعد کے جاننے سے اس چیز کی معرفت حاصل ہوتی ہے، ان چاروں قواعد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ پاک میں بیان فرمایا ہے،

پہلا قاعدہ

آپ کو معلوم ہے کہ وہ کفارِ مکہ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کی ہے اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مدبّر ہے، پھر بھی اس اقرار نے ان کو دینِ اسلام میں داخل نہیں کیا، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

قل من يرزقكم من السماء والارض أمن يملك السمع والابصار ومن يخرج الحيّ من الميت ويخرج الميت من الحيّ ومن يدبر الأمر فسيقولون الله فقل أفلا تتقون۔ (یونس ۳۱)

(ان سے) پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے؟ یا (تمھارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے؟ اور جاندار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے؟ اور (دنیا کے) کاموں کا انتظام کون کرتا ہے؟ جھٹ کہدیں گے کہ اللہ، تو کہو کہ پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

دوسرا قاعدہ

کفارِ مکہ کہا کرتے تھے کہ ہم ان معبودانِ باطل کو صرف اس لیے پکارتے ہیں، انکی طرف متوجہ ہوتے ہیں تاکہ ہمیں قربت و شفاعت حاصل ہو،

حصول قربت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادِ گرامی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

والذین اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدھم الا لیقربونا إلی اللہ زلفی إن اللہ یحکم بینھم فی ما ھم فیہ یختلفون إن اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار (الزمر ۳)	اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اسلیے پوجتے ہیں کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دیں تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں اللہ ان میں ان کا فیصلہ کردے گا، بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا۔

اور شفاعت کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ۔ (یونس ۱۸)	اور یہ (لوگ) اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی پرستش کرتے ہیں جو ان کا کچھ بگاڑ ہی سکتی ہیں اور نہ کچھ بھلا ہی کر سکتی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔

شفاعت کی بھی دو قسمیں ہیں ایک منفی شفاعت، ایک مثبت شفاعت منفی شفاعت سے مراد ہر وہ شفاعت جو غیر اللہ سے طلب کی جائے اور اس پر اللہ کے سوا کوئی قادر نہ ہو۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

یا ایھا الذین آمنوا انفقوا مما رزقناکم من قبل أن یأتی یوم لا بیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعۃ والکافرون ھم الظالمون (البقرۃ ۲۵۴)	اے ایمان والو جو (مال) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس دن کے آنے سے پہلے خرچ کر لو جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو اور نہ دوستی اور سفارش ہو سکے، اور کفر کرنے والے لوگ ظالم ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

مثبت شفاعت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے طلب کی جائے اور شفاعت کرنے والا معزز ومکرم ہو شفاعت کے ذریعے، اور جس کی شفاعت کی جائے اللہ تعالیٰ اس کے قول وعمل سے راضی ہو اور شفاعت اللہ کی اجازت سے ہو، جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

من ذا الذی یشفع عندہ إلا باذنہ۔ (البقرۃ ۲۵۵)

کون ہے کہ اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے۔

تیسرا قاعدہ

بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے متفرق لوگوں کے لیے مبعوث ہوئے جن کی عبادت مختلف تھیں، ان میں سے بعض فرشتوں کی عبادت کیا کرتے تھے۔ بعض انبیاء وصالحین کی عبادت کیا کرتے تھے۔ بعض شجر وحجر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ بعض شمس وقمر (چاند سورج) کو پوجتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے جنگ کی اور ان کے مابین تفریق نہیں کی۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ (الانفال ۳۹)

اور ان لوگوں سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے۔

آفتاب وماہتاب کو پوجنے کی تردید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہوتی ہے۔ آیتِ کریمہ ہے

ومن آیاتہ اللیل والنھار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن إن کنتم ایاہ تعبدون (فصلت ۳۷)

اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں، تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

فرشتوں کی پرستش کی تردید میں یہ آیتِ کریمہ ہے:

ولا یأمرکم أن تتخذوا الملائکة والنبیین أربابا۔ (آل عمران ۸۰)

اور اس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو۔

انبیاء کرام کی عبادت کی ممانعت اس آیتِ کریمہ سے ہوتی ہے:

وإذ قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی وأمی إلٰھین من دون اللہ قال سبحانک ما یکون لی أن أقول ما لیس لی بحق إن کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا أعلم ما فی نفسک إنک أنت علام الغیوب (المائدۃ ۱۱۶)

اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریمؑ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو، وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے، مجھے کب شایانِ شان تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں، اگر میں نے ایسا کیا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا کیونکہ جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا۔ بیشک تو علام الغیوب ہے۔

صالحین کی عبادت و پرستش کی تردید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہوتی ہے:

اولئک الذین یدعون یبتغون إلی ربھم الوسیلة أیھم أقرب ویرجون رحمتہ ویخافون عذابہ (الاسراء ۵۷)

یہ لوگ جن کو (اللہ کے سوا) پکارتے ہیں وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ کا) زیادہ مقرب (ہوتا) ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

شجر و حجر پوجنے کی تردید میں یہ آیتِ کریمہ ہے:

أفرأيتم اللات والعزى ومناة الثالثة الأخرى
(النجم ۱۹-۲۰)

بھلا تم لوگوں نے لات اور عزیٰ کو دیکھا اور تیسرے منات کو (کہ یہ بُت کہیں اللہ کے ہو سکتے ہیں؟)

اس سلسلہ میں حضرت ابو واقد اللیثی کی ایک حدیث ہے وہ کہتے ہیں، ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف نکلے اور ہم نیا نیا کفر سے نکلے تھے، اور مشرکوں کا بیری کا درخت تھا وہاں ٹھہرتے تھے اور جس میں وہ اپنے ہتھیار لٹکایا کرتے تھے اس کا نام "ذات انواط" تھا۔ ہم اس درخت کے پاس سے گزرے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے بھی ایک "ذات انواط" بنا دیجیے جیسا کہ ان کا ذات انواط ہے۔ (الحدیث)

چوتھا قاعدہ

موجودہ زمانہ کے مشرکین پہلے کے مشرکوں سے کہیں زیادہ بدترین و سخت ترین شرک میں مبتلا ہیں اس لیے کہ پہلے کے مشرکین صرف خوشحالی میں شرک کرتے تھے اور سختی و مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو ہی یاد کرتے تھے لیکن آج کل کے مشرکین فراخی و تنگی، خوشی و مصیبت ہر وقت شرک میں ڈوبے رہتے ہیں۔

اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فإذا ركبوا في الفلك دعوا الله مخلصين له الدين فلما نجاهم إلى البر إذا هم يشركون
(العنکبوت ۶۵)

پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو پکارتے (اور اخلاص اسی کی عبادت کرتے ہیں) لیکن جب وہ ان کو نجات دیکر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

شروط الصلاۃ

نماز کے شرائط

امام و مجدد وقت محمد بن سلیمان التمیمی فرماتے ہیں:

نماز کے شرائط نو ہیں: (۱) اسلام (۲) عقل (۳) تمیز (۴) رفع حدث (۵) نجاست کا ازالہ (۶) ستر عورت (۷) وقت کا داخل ہونا (۸) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۹) اور نیت۔

پہلی شرط: اسلام ہے، اس کی ضد کفر ہے، کافر کا عمل غیر مقبول ہے چاہے وہ کیسا ہی عمل ہو، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

ماکان للمشرکین أن یعمروا مساجد اللہ شاھدین علیٰ انفسھم بالکفر اولئک حبطت اعمالھم و فی النار ھم خالدون (التوبۃ ۱۷)

مشرکوں کو زیبا نہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں (جبکہ) وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں، ان لوگوں کے سب عمل بیکار ہیں اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

اور ایک جگہ ارشاد ہے:

وقدمنا إلی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورًا (الفرقان ۲۳)

اور جو انھوں نے عمل کیے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کو اڑتی خاک کر دیں گے۔

دوسری شرط: عقل ہے اور اس کی ضد جنون (پاگل پن) ہے اور پاگل پر اس وقت تک کوئی ذمہ داری نہیں جب تک کہ ہوش نہ آجائے، اسکی دلیل یہ حدیث ہے

رفع القلم عن ثلاثۃ، النائم حتی یستیقظ، والمجنون حتی یفیق والصغیر حتی یبلغ۔

تین آدمیوں پر کوئی ذمہ داری نہیں، سونیوالا جب تک جگ نہ جائے، پاگل جب تک ہوش میں نہ آجائے اور بچہ جب تک بالغ نہ ہوجائے۔

Www.IslamicBooks.Website

تیسری شرط: تمیز ہے، اس کی ضد بچپنا ہے اور بچپنے کی حد سات سال ہے، سات سال پورے ہونے پر بچہ کو نماز کا حکم دیا جائے گا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مروا ابناء کم بالصلاۃ لسبع واضربوھم علیھا لعشر، وفرقوا بینھم فی المضاجع۔

تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو (نماز نہ پڑھنے پر) مارو اور ان کے بستر الگ کر دو۔

چوتھی شرط: رفع حدث (حدث کا نہ ہونا) اس سے مراد وضوء ہے جسے سب جانتے ہیں، وضوء حدث کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، وضوء کے دس شرائط ہیں اسلام، عقل، تمیز، نیت، نیت اور طہارت پوری ہونے تک نیت کا باقی رہنا اور موجب وضوء کا منقطع ہونا، استنجا یا اس سے پہلے ڈھیلا وغیرہ کا استعمال، پانی کا پاک ہونا اور اس کا جائز ہونا، بدن سے اس چیز کا زائل ہونا جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے روکتی ہو اور دائمی حدث والوں کے لیے وقت کا داخل ہونا۔

اور وضوء کے چھ فرائض ہیں:

(۱) چہرہ کا دھونا، اس میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا شامل ہے، لمبائی میں چہرہ کی حد ہے سر کے بال سے لیکر ٹھڈی تک اور چوڑائی میں دونوں کانوں کی لو تک (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنی تک دھونا (۳) پورے سر کا مسح کرنا، اس میں دونوں کان کا مسح بھی شامل ہے (۴) دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا (۵) ترتیب (۶) تسلسل۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

یا أیھا الذین آمنوا إذا قمتم إلی الصلاۃ فاغسلوا وجوھکم وأیدیکم إلی المرافق وامسحوا

مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کیا کرو تو منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو، اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں

Www.IslamicBooks.Website

برؤوسكم وأرجلكم إلى الكعبين (المائدة ۶) (دھولیا کرو)۔

اور ترتیب کی دلیل یہ حدیث شریف ہے:

ابدأوا بما بدأ الله به — ابتدا اسی سے کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے

اور مولاۃ (تسلسل اور پے درپے) کی دلیل یہ حدیث شریف ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کے پاؤں میں ایک درہم کے برابر خشکی دیکھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ ﷺ نے اسے وضوء دُہرانے کا حکم دیا۔

اور وضوء کا واجب ہے زبان سے بسم اللہ پڑھنا۔

نواقض وضوء آٹھ ۸ ہیں:

(۱) سبیلین سے کچھ نکلنا (۲) جسم سے زیادہ مقدار میں گندی چیز کا نکلنا (۳) عقل کا زائل ہونا (۴) شہوت کے ساتھ عورت کو چھونا (۵) ہاتھ سے شرمگاہ کو چھونا (۶) اونٹ کا گوشت کھانا (۷) میت کو غسل دلانا (۸) اسلام سے مرتد ہونا (اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)۔

پانچویں شرط:

تین چیزوں سے نجاست کا ازالہ: بدن سے، کپڑے سے، اور نماز پڑھنے کی جگہ سے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وثيابك فطهر (المدثر ۴) — اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو

چھٹی شرط:

ستر عورت، تمام اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص کپڑے پر قدرت کے باوجود برہنہ نماز پڑھے گا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، مرد کے ستر کی جگہ ناف سے

Www.IslamicBooks.Website

لے کر گھٹنوں تک ہے اور لونڈی بھی اسی حکم میں شامل ہے۔

اور آزاد عورت کی پردہ کی جگہ پورا جسم ہے سوائے چہرہ کے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد (الاعراف ۳۱)	اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنے تئیں مزین کیا کرو۔

یعنی ہر نماز میں ستر عورت کا اہتمام کرو۔

ساتویں شرط:

وقت نماز کا داخل ہونا، اس کی دلیل حدیث جبریل ہے جس میں آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے وقت کے اول حصہ اور آخر حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت فرمائی اور کہا:

یا محمد الصلاۃ بین هذین الوقتین	اے محمد نماز ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

إن الصلاۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا	بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

موقوتاً سے مراد مفروضاً ہے یعنی فرض ہے، اوقات (نماز) کے اندر، اوقات کی دلیل قرآن مجید سے یہ ہے:

اقم الصلاۃ لدلوک الشمس إلی غسق اللیل وقرآن الفجر إن قرآن الفجر کان مشهودا۔	(اے محمد) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو کیونکہ صبح

Www.IslamicBooks.Website

(الاسراء ۷۸) ..... کے وقت قرآن پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے

آٹھویں شرط:

قبلہ کی طرف رخ کرنا، جس کی دلیل یہ آیتِ کریمہ ہے:

نری تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام وحيث ما كنتم فولوا وجوهكم شطره۔

(البقرہ۔۱۴۴)

(اے محمد) ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں، سو ہم تم کو اسی قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے، تو اپنا منہ مسجدِ حرام (یعنی کعبہ) کی طرف پھیر لو۔ اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔

نویں شرط:

نیت، اور نیت کی جگہ دل ہے، زبانی طور پر ادا کرنا بدعت ہے۔ اس کی دلیل حدیث پاک کے الفاظ یہ ہیں:

انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئٍ مانوى

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور جو شخص جس چیز کی نیت کرتا ہے اس کے لیے وہی ہوتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

نماز کے ارکان چودہ ۱۴ ہیں

(۱) قدرت رکھنے پر قیام (۲) تکبیر تحریمہ (۳) قراءت فاتحہ (۴) رکوع (۵) رکوع سے اٹھنا (۶) سات اعضاء پر سجدہ (۷) سجدہ میں اعتدال (۸) دو سجدوں کے درمیان جلسہ (۹) تمام ارکان میں اعتدال (۱۰۔ ۱۱) ترتیب اور تشہد اخیر (۱۲) اس کے لیے جلسہ (۱۳) درود شریف (۱۴) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

پہلا رکن: قدرت رکھنے کی حالت میں قیام، اس کی دلیل قرآن شریف کی یہ آیت کریمہ ہے:

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین (البقرۃ ۲۳۸)

(مسلمانو) سب نمازیں خصوصاً بیچ کی نماز (یعنی عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرتے رہو اور اللہ کے آگے ادب سے کھڑے رہا کرو۔

دوسرا رکن: تکبیر تحریمہ، اس کی دلیل حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں:

تحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم۔

اس کی تحریم تکبیر ہے اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

اس کے بعد استفتاح ہے جو سنت ہے۔ استفتاح کے الفاظ یہ ہیں:

سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰہ غیرك۔

"سبحانك اللھم" کا معنی ہے، ہم تیری ایسی پاکی بیان کرتے ہیں جو تیری شایان شان ہے اور "وبحمدك" یعنی تیری تعریف" اور "تبارك اسمك" کا مفہوم ہے' تیرے ذکر سے برکت حاصل کی جاتی ہے اور "تعالیٰ جدك" کا مطلب ہے، تیری عظمت کا ظہور ہوتا ہے اور "لا الٰہ غیرك" یعنی زمین و آسمان میں تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

اور' اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم " کا مطلب ہے ، تیری پناہ چاہتے ہیں ، تجھ سے چمٹتے ہیں اور تجھ سے عصمت حاصل کرتے ہیں ، یا اللہ شیطان مردود سے جو اللہ کی رحمت سے بہت دور ہے کہ وہ مجھے میرے دین اور میری دنیا میں نقصان نہ پہنچا سکے

اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا نماز کا رکن ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے ؛ حدیث شریف کے الفاظ ہیں ؛

لاصلاۃ لمن لم یقراء بفاتحۃ الکتاب (البخاری) — اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔

سورۂ فاتحہ کو امّ القرآن بھی کہتے ہیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم باعث برکت اور ذریعۂ استعانت (مدد طلب کرنا) ہے۔

" الحمد للہ " حمد سے مراد تعریف ہے اور اس میں جو" الف اور لام " ہے وہ تمام طرح کی تعریف و توصیف کی شمولیت کے لیے ہے ، اور جہاں تک " حسین " کا تعلق ہے جس میں آدمی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا جیسے خوبصورتی وغیرہ اگر ایسے اوصاف کی تعریف کی جائے تو اس کو مدح کہتے ہیں ، حمد نہیں ، " رب العالمین " رب سے مراد معبود خالق (پیدا کرنے والا) اور رازق (رزق دینے والا) ہے مالک اور تصرف کرنے والا اور تمام مخلوق کا اپنی نعمتوں سے پالنے والا ہے ، اور العالمین سے مراد ماسوا اللہ کے جو کچھ بھی ہے سب اس میں شامل ہیں اور وہ ہر چیز کا پالنہار ہے ، " الرحمٰن " ایسی رحمت کرنے والا جو تمام مخلوق کے لیے عام ہو ، " الرحیم " کا مطلب خاص طور پر مومنوں پر رحمت کرنے والا اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے :

وکان بالمؤمنین رحیما (الاحزاب ۴۳) — اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے

" مالکِ یوم الدین " سے مراد یوم جزاء و حساب کا مالک ، جس دن سب کو اپنے اپنے عمل کا بدلہ دیا جائے گا ۔ اگر اچھا عمل ہو تو اچھا بدلہ اور اگر برا عمل ہو تو برا بدلہ ۔ اس کی دلیل

Www.IslamicBooks.Website

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وما ادراك مايوم الدين ثم ما ادراك مايوم الدين يوم لاتملك نفس لنفس شيئاً والأمر يومئذ للّٰہ (الانفطار ۱۷-۱۹)

اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کرسکے گا، اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا،

اس سلسلہ میں ایک حدیث بھی ہے جس کے الفاظ ہیں:

الكيس، من دان نفسه وعمل لمابعد الموت والعاجز من اتبع نفسه هواها، وتمنى على اللّٰه الاماني۔ (ترمذی)

ہوشیار وہ ہے جس نے اپنے آپ کا محاسبہ کیا اور موت کے بعد کے لیے کام کیا اور بیوقوف وہ ہے جس کے نفس نے خواہشات کی پیروی کی اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں قائم کیں۔

"ایاک نعبد" یعنی ہم تیرے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے۔ یہ ایک معاہدہ ہے بندہ اور اس کے رب کے درمیان کہ بندہ اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت نہ کرے۔

"وایاک نستعین" بھی ایک معاہدہ ہے بندہ اور اس کے رب کے درمیان کہ بندہ اپنے رب کے سوا کسی سے مدد طلب نہیں کرے گا۔

"اہدنا الصراط المستقیم" اھدنا" سے مراد ہم کو بتلا، ہماری رہنمائی کر، اور "صراط" سے مراد اسلام ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد رسول ہیں، اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد قرآن ہے، اس میں ہر قول برحق ہے اور "المستقیم" سے مراد جس میں کجی نہ ہو۔

"صراط الذین انعمت علیہم" منعم علیہم کا طریقہ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ومن يطع اللّٰه والرسول

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی

Www.IslamicBooks.Website

فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقًا (النساء ۶۹)

اطاعت کرتے ہیں وہ (قیامت کے روز) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے۔

"غیر المغضوب علیہم" مغضوب علیہم سے مراد یہود ہیں یعنی ان کے پاس علم ہے لیکن اس علم پر عمل نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں آپ کو اس سے بچائے رکھے۔

"ولا الضالین" ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو جہالت اور ضلالت کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قل هل ننبئكم بالأخسرين اعمالًا الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا وهم يحسبون أنهم يحسنون صنعًا۔ (الکہف ۱۰۳-۱۰۴)

کہدو کہ ہم تمہیں بتائیں جو عملوں کے لحاظ سے بڑے نقصان میں ہیں وہ لوگ جنکی سعی دنیا کی زندگی میں برباد ہو گئی اور وہ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اچھے کام کر رہے ہیں۔

اور ایک حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

لتتبعن سنن من قبلكم حذو القذة بالقذة حتى لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه قالوا: يارسول الله اليهود والنصارىٰ؟ قال: فمن

تم ضرور پچھلی قوموں کے طریقوں پر چلو گے قدم بقدم یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئی ہیں تو تم بھی داخل ہو گے عرض کیا اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا تو پھر کون؟

اور ایک حدیث کے الفاظ ہیں:

افترقت اليهود على إحدى وسبعين فرقة وافترقت النصارىٰ

یہود اکہتر ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے اور نصاریٰ بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت تہتر ۷۳

Www.IslamicBooks.Website

علی اثنتین وسبعین فرقة و ستفترق هذہ الامة علی ثلاث وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة۔ قلنا: من ھی یارسول اللہ؟ قال من کان علی مثل ما أنا علیہ واصحابی۔

فرقوں میں بٹے گی اور سوائے ایک فرقہ کے تمام فرقے جہنم میں جائیں گے۔ ہم لوگوں نے عرض کیا یہ کونسا فرقہ ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا وہ فرقہ جو اس پر قائم ہو جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں،

اور رکوع کرنا، پھر اس سے اٹھنا اور سجدہ کرنا سات اعضاء پر اور اعتدال کے ساتھ سجدہ کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا (الحج ۷۷)

مومنو! رکوع کرتے اور سجدے کرتے رہو،

اور اس کے متعلق حدیث شریف کے الفاظ ہیں:

امرت أن اسجد علی سبعة اعظم۔

مجھے یہ حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔

اور نماز کے تمام ارکان میں طمانیت (اطمینان) پیدا کرنا، ارکانِ نماز کے درمیان ترتیب کا لحاظ رکھنا، اسکی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث ہے:

بینما نحن جلوس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذ دخل رجل فصلی، فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال: ارجع فصل فانك لم تصل فعلها ثلاثا ثم قال: والذی بعثك بالحق نبیا لا احسن غیر ھذا، فعلمنی فقال له النبی صلی اللہ علیہ وسلم إذا قمت

ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص داخل ہوا نماز پڑھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے اسے فرمایا اپنی نماز دہراؤ تم نے نماز نہیں پڑھی (یعنی تمہاری نماز نہیں ہوئی) آپ نے اسے اس طرح تین بار لوٹایا تو اس نے عرض کیا اس ذات

Www.IslamicBooks.Website

الی الصلوۃ فکبر ثم اقراء ماتیسر من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن جالساً ثم افعل ذلک فی صلاتک کلھا۔

کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر بھیجا (مجھے اسی طرح پڑھنا آتا ہے) اس سے بہتر پڑھنا نہیں آتا مجھے سکھا دیجیے لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا! جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جتنا ہو سکے قرآن پڑھو پھر رکوع کرو اور پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر رکوع سے اٹھو اور پورے اعتدال سے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو پھر سجدہ سے اٹھو تو پورے اطمینان سے بیٹھو پھر اسی طرح پوری نماز میں کرو۔"

اور آخری تشہد ایسا رکن ہے جو فرض ہے جیساکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم پر تشہد فرض ہونے سے پہلے ہم یہ دعاء پڑھتے تھے؛

السلام علی اللہ من عبادہ السلام علی جبریل ومیکائیل۔

سلام ہو اللہ پر اپنے بندوں کی طرف سے (اور) سلام جبریل پر اور میکائیل پر۔

"السلام علی اللہ من عبادہ" نہ کہو بے شک اللہ تعالیٰ سلام ہے لیکن التحیات کہو۔

التحیات یہ ہے،

التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد أن لا إلہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔

زبان، بدن اور مال کی سب عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت وبرکت ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ کے بندے اور رسول ہیں

Www.IslamicBooks.Website

التحیات کے معنی ہیں: ہر طرح کی تعظیم اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جیسے جھکنا، رکوع کرنا، سجدہ کرنا اور بقاء و دوام اسی کے لیے ہے اور ہر وہ چیز جس سے رب العالمین کی تعظیم کی جائے اللہ کے لیے ہے لہذا تعظیم کے کسی طریقے کو اگر کوئی شخص کسی غیر اللہ کی طرف پھیرتا ہے تو وہ مشرک و کافر ہے اور "الصلوات" سے مراد ہر طرح کی دعائیں اور یہ بھی کہا گیا کہ "الصلوات" مراد اچھی دعائیں اور السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ" کا مطلب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سلامتی، رحمت و برکت کی دعا کرنا؛ اور جس کے لیے دعا کی جائے اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ پکارا نہیں جاسکتا،

اور السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین کا مطلب ہے، تم اپنے اوپر سلام بھیجتے ہو اور زمین و آسمان میں اللہ کے ہر نیک بندہ پر، اور "السلام" ایک دعا ہے اور صالحین کے لیے دعاء کی جاتی ہے لہذا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کو پکارنا سراسر ظلم ہے۔ اور اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، یہ تشہد ہے یہ اس یقین کی گواہی ہے کہ زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ ہی عبادت کا مستحق ہے۔ "وشہادۃ ان محمداً رسول اللہ" کا مطلب ہے، کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندہ ہیں، آپ کی عبادت جائز نہیں اور آپ رسول ہیں، آپ کو جھٹلایا نہیں جاسکتا بلکہ آپ کی اطاعت کی جائے گی اور آپ کی اتباع کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبودیت کے رتبہ سے مشرف فرمایا اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے،

تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً (الفرقان ۱)	وہ (اللہ تعالیٰ) بہت ہی بابرکت ہے، جس نے اپنے بندہ پر قرآن نازل فرمایا تاکہ اہلِ عالم کو ہدایت کرے۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم انک حمید مجید۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا ملاءِ اعلیٰ میں اپنے بندہ کی تعریف

Www.IslamicBooks.Website

کرنا۔ جیسا کہ بخاری شریف میں آیا ہے۔

"صلاۃ کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی تعریف اپنے بندے کے لیے ملاء اعلیٰ میں ہے۔"

اور اس کے معنی رحمت بھی کیا گیا ہے لیکن پہلا معنی ہی صحیح ہے۔ اور اگر صلاۃ فرشتوں کی طرف سے ہو تو اس کا مطلب ہے، فرشتوں کا استغفار کرنا اور اگر آدمی کی طرف سے ہو تو اس کا مطلب دعاء کرنا ہے۔

اور "بارک علی محمد" اور اس کے بعد جو کچھ ہے سب قولی و فعلی سنت ہیں۔

نماز کے واجبات آٹھ ہیں:

تمام تکبیرات، سوائے تکبیر تحریمہ کے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم کہنا اور رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا۔ امام و منفرد دونوں کے لیے اور ربنا لک الحمد کہنا ہر ایک کے لیے اور سبحان ربی الاعلیٰ کہنا سجدہ میں اور رب اغفر کہنا دونوں سجدوں کے درمیان اور تشہد اول کہنا اور اس کے لیے بیٹھنا،

ارکان نماز میں سے کوئی رکن اگر ساقط ہو جائے چاہے سہواً ہو یا عمداً تو اس سے نماز باطل ہو جائے گی۔ اور اگر واجبات میں سے کوئی ساقط ہو جائے عمداً تو بھی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر سہواً کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کے ذریعے اس کی تلافی ہو جائے گی۔

واللہ اعلم

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL:308 27 37/ 308 89 89, FAX: 306 57 10

Rs.15/-

Www.IslamicBooks.Website